گئے تھے ۔ بعد میں تمام یونینسٹ بھی مسلم لیگ میں شامل ہو گئے تھے ان سب نے مل کر ہندوستان کی فوری تقسیم کا فارمولا قبول کر لیا میں سمجھتا ہوں کہ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں پر یہ سب سے بڑا ظلم تھا۔ فوری تقسیم قبول کی اور ساتھ ہی اصول تقسیم یہ طے کیا کہ جہاں مسلم اکثریت ہے وہ پاکستان اور جہاں ہندو اکثریت ہے وہ بھارت۔ اس اصول کے ماتحت دہلی تک تو پنجاب تھا جو مسلم اکثریت پر مشتمل تھا اور مشرقی و مغربی بنگال مسلم اکثریت کا علاقہ تھا مگر تقسیم کے وقت یہ سب کچھ بھارت کو جھونگے میں دے دیا آسام اور یو پی میں بھی مسلمانوں کی اکثریت تھی یہ علاقے بھی طشتری میں سجا کر بھارتی رام راج کے حوالے کر دئیے گئے۔ موجودہ پاکستان کی زراعت کا دارومدار کشمیر سے آنے والے غذائیت سے مالا مال پانیوں پر تھا مرزائیوں کی سازش اور ظفر اللہ خاں کی کاوشں سے ضلع گرداسپور بھارت کو دیا ساتھ ہی کشمیر بھی مرزائیوں نے اپنی ماں کے جہیز میں دے دیا اور پاکستان ان میٹھے پانیوں کی سیرابی سے محروم ہو کے رہ گیا۔ پھر حکومت ان لوگوں کو ملی جو اسماً مسلمان تھے مگر عملاً فرنگی کے جانشین اس منصوبہ و عمل نے مسلمانوں کو دینی تہذیب اقتصادی اور سیاسی طور پر ایسا نقصان پہنچایا کہ پاکستان آج تک اقوام عالم کے برابر کھڑا نہیں ہو سکا۔ پاکستان کا مضبوط ونگ مشرقی پاکستان بھارتی رام راج ہڑپ کر گیا۔ یہ صرف اس بات کا نتیجہ ہے پاکستانی حکومتوں نے اللہ و رسول سے وعدہ کر کے وعدہ خلافی کی پاکستان میں اسلام نافذ نہیں کیا۔ موجودہ پاکستان میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ دونوں اسلام سے ناواقف ہیں۔ مسلم لیگ پیپلز پارٹی سے بڑی مجرم ہے کہ وہ بیالیس برس سے پاکستانی عوام کا خون چوس رہی ہے۔ پاکستان امیروں کی جنت ہے اور غریبوں کے لئے ہر سورج نئی آفتیں لے کر طلوع ہوتا ہے پاکستان کے ہر دور کے حکمران جاگیردار اور سرمایہ دار رہے چاہے وہ پی پی پی ہوں یا مسلم لیگ میں دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں یہ دونوں احرار کے دشمن ہیں۔ احرار کو موقع ملا ہے کہ ان کی لڑائی کو مزے سے دیکھے چونکہ یہ لڑائی ہماری اپنے ملک کے ہوس پرستوں کی لڑائی ہے۔ لہٰذا چار چوں چوکس ہو کر مشاہدہ کرے اور اپنی تلی تلی رائے کا اظہار کرے کسی ایک دھڑے میں اپنا وزن نہ ڈالے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے مرزائیوں کا جنازہ نکالا اس کی تمام برائیوں کے باوجود ہو سکتا ہے یہی کار خیر اس کے جنت جانے کا وسیلہ بن جائے اللہ کی رحمت سے بعید نہیں۔

والسلام

عنایت اللہ چشتی

ایں گناہیست کہ درخانۂ شما نیز کنند

مکرمی! السلام علیکم۔!

دقت نقیب ختم نبوۃ ملتان ماہ ذوالحج ۱۴۰۹ھ جولائی ۱۹۸۹ء پیش نظر ہے۔ اس میں ایک مضمون بعنوان اس امام خمینی کے انتقال پر۔ مولانا کوثر نیازی کا شعر۔ خادم حسین شیخ اور ایک مضمون بعنوان۔ مولانا کوثر نیازی کا باپ گم ہوگیا ہے۔ محترم جناب حافظ ارشاد احمد۔ دیوبندی ظاہر پیر کی طرف سے شریک اشاعت ہے۔ دونوں مضامین کا تعلق جناب کوثر نیازی کے اس فعل پر ہے کہ اس نے ایرانی سفیر کے پاس جاکر خمینی کی موت پر تعزیت کی اور تعزیتی کتاب میں یہ شعر تحریر کیا ہے:

حالِ ما در ہجر رہبر کم تر از یعقوب نیست
او پسر گم کردہ بود و ما پدر گم کردہ ایم

اس پر جناب شیخ صاحب نے خمینی کے افعال اور اعتقادات بھی بیان کر دیئے ہیں شیخ صاحب کی یہ تحریر قارئین نقیب کے لئے بصیرت افروز ہے اسی طرح جناب دیوبندی صاحب نے بھی کوثر نیازی کے غلط اعمال کی نشاندہی کی ہے اور نیازی کی متلون زندگی کے مختلف ادوار پر روشنی ڈالی ہے۔ ظاہر ہے ان دونوں حضرات کی یہ تحریر حمیتِ جذبہ اسلامی کے تحت ہے کیونکہ ان حضرات کو کوثر نیازی کے ساتھ کوئی مخاصمت نہیں۔ اس لئے ان حضرات کا یہ جذبہ مستحسن صد تحسین ہے۔ خدا کرے مزید توفیق ہو۔ اس کے ساتھ ہی ہم چند معروضات پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔ کوثر نیازی کے عمل پر آپکی تنقید صحیح اور بجا ہے۔ لیکن کوثر نیازی کی شخصیت کوئی ایسی اہم شخصیت نہیں کہ جو تصلب دینی کے باعث نمایاں رتبہ پر فائز ہو۔ بلکہ وہ عام سیاسی مولوی ہے جس کی لچکدار شخصیت میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ ہر حکومت وقت کے اقتدار میں جذب ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اگر آپ ان دیوبندی عمائد کے تاثرات پر تنقید کرتے جنہوں نے خمینی کی موت پر اس کے انقلاب کو اسلامی انقلاب سے تعبیر کیا ہے اور اس کو مردِ مجاہد جیسے وقیع الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ اس طرح کے جذبات کا اظہار کرنے والے کوئی ہما شما نہیں بلکہ وہ حضرات ہیں کہ جن کو جمیعۃ العلماء اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ان حضرات کے ان لایعنی تاثرات کے اظہار پر آپ کا جذبۂ احساس کیوں موجزن نہیں ہوتا۔ یہ بے حسی صرف اس لئے کہ آپ کے نام کے ساتھ بھی "دیوبندی" کا لاحقہ ہے اور وہ حضرات بھی اپنے آپ کو دیوبندی علماء مجاہدین کی طرف منسوب کرتے ہیں اگرچہ ان کے اعمال اس نسبت کی نفی کرتے ہیں۔ ؏ "ایں گناہیست کہ درخانۂ شما نیز کنند"